

١٣٠٥ هـ

سل السيف الـهندية

على كفريات بابا النجدية

شيخ الإسلام إمام أهل السنة والجماعة العلامة المجدد

الإمام أحمد رضا خان الحنفي القادرى البريلوى

١٢٧٢ - ١٣٤٠ هـ

ضروری نوٹ



فتاویٰ رضویہ شریف کا دوسرا ایڈیشن علامہ مفتی عبد القیوم ہزاروی رحمۃ اللہ علیہ اور ان کے شاگرد رشید علامہ حافظ عبد التاریخ سعیدی حفظہ اللہ تعالیٰ کی سرپرستی میں رضا فاؤنڈیشن لاہور نے 30 صفحیں جلدیوں میں شائع کیا تھا جس میں اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان رضی اللہ عنہ کے 206 رسائل بھی شامل کر دئے گئے تھے۔ اس مطبوعہ فتاویٰ کا مصورہ یعنی ڈیجیٹل Digital نسخہ (PDF) بھی بعض حضرات کی کاموں سے اثرنیٹ پر فراہم کر دیا گیا ہے۔ اسی PDF سے یہ رسالہ ماخوذ ہے اور رضوی پرنس (Ridawi Press) نے محض اخراج کا کام کیا ہے۔ اللہ تعالیٰ ان تمام علماء کرام اور ان کے معاونین کو جزائے خیر عطا فرمائے جن کی انتہک کوششوں کا نتیجہ تھا کہ فتاویٰ رضویہ کا جدید ایڈیشن منظر عام پر آیا۔ دعاوں کے حقدار وہ حضرات بھی ہیں جن کے مسامی جیلے کے سبب فتاویٰ مبارکہ کے (PDF) تک ہر خاص و عام کی رسائی ہوئی جزاً حم الْجَزَاء

رسالہ

سلالسیلہ الہندیۃ علی کفریات باب النجدیۃ

۱۳

۵

۱۲

(نجدی پیشواؤں کے کفریات پر لٹکتی ہوئی ہندی تلواریں)

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

مُتَّلِّمٌهُ ازْبَادِيُّونَ مَرْسَلٌهُ مُولِّيْنَا مُولُويٌّ مُحَمَّدٌ فَضْلُهُ الْجَيْدِ صَاحِبُ قَادِرِيٍّ ۖ ۲۲ جَمَادِيُّ الْأَوَّلِ ۱۴۳۲ھ

بِخَدْمَتِ بَارِكَتِ مَوْلَانَا مُرْجِعِ الْفَتاوِيِّ وَالْمُفْتَنِيِّ مُلاَذِ الْعَلَمَاءِ الْمُحَقِّقَيْنَ جَنَابُ مُولُويٌّ اَحْمَد رَضَا خاَنِ صَاحِبِ إِ

اللّٰهُمَّ ادْمِ افَاضَاتِيْمَ وَافَادَاتِهِمْ ، السَّلَامُ عَلَيْكُمْ !

کیا فرمائے ہیں علمائے دین اس مسئلہ میں کہ وہابیہ غیر مقلدین جو تعلیم ائمہ اربعہ کو مشرک کہتے ہیں ۔ اور جس مسلمان کو مقلد دیکھیں مشرک بتاتے ہیں، دہلی والے سمعیل مصنعت تقویۃ الایمان و صراطِ مستقیم والیضاح الحق و یکروزی و تنزیل العینین کو اپنا امام و پیشوایتے اور اس کے اقوال کو حق و بدایت جانتے اور اس کے مطابق اعتقاد رکھتے ہیں، ہمارے فقہائے کرام پیشوایانِ مذہب کے نزدیک ان پر اور ان کے پیشوای پر حکمِ کفر لازم ہے یا نہیں ؟
بِيَقْنُوْا تُؤْجَرُوْا (بیان کرو اگر حاصل گرو۔ ت)

الجواب

الحمد لله على دين الاسلام والسلام على نبي الاسلام سلام المسلمين بعون السلام وعلى

اُلِهٖ دُصْحِبِہ فی دارالسلام ، ایہا المُسْلِمُون ! پیش از جواب اتنا عرض کروں کہ اس تحریر سے مقصود دوام محدود :
اوّلًا عام مسلمین و بادرانِ دین پر اظہارِ مبین کہ مذہب و ہابیہ الیٰ ضلالتوں پر مشتمل، اور ان کا امام اطالف نے
 الیٰ شناختوں کا موجود و قائل ۔

ثانیاً کبرائے و ہابیہ پر عرض ہدای و خوفِ خدا کہ دیکھو کیسے کو امام بناتے ہو، اندھیری رات میں کس مضل مبین
 کے چیخے جاتے ہو، مخواڑی دیر کا اندھیرا ہے، دم کے دم میں سویرا ہے سے
 بروزِ حشر شود، پھر صبحِ معلومت کہ باکہ باختہ عشقی در شبِ دیکھور
 (صبح کی حشر میں تجھے معلوم ہو جائے گا کہ اندھیری رات میں کس سے لڑاتے رہے۔ ت)

غصتے سے کام نہیں چلتا، بگڑنے سے مذہب نہیں سنبلتا انما اعظمکم بواحدۃ (میں صراحت کرتا ہوں۔ ت)
 ایک ذرا تعصب و نفسانیت و حمایت امام و حمیتِ جماہیت سے جُدا ہو کر اللہ فی اللہ اس تحریر پر نظر کچھ ہے سب
 کتابوں کے نشان صفات بتادے ہیں جس میں شبہہ ہو تطبیق کر لیجئے، پھر اگر نکاہِ انصاف میں تمہارے مذہب و
 امام مذہب پر یہ الزامات قائم ہوں تو خدا سے ڈرو، کفریات و ضلالت پر اصرار نہ کرو، بد دین کی پروپری کا دم نہ بھرو،
 اور اگر طاقتِ جواب ہے تو کیوں چیز و تاب ہے، ہمیں گووہمیں میدان، اظہارِ حق سے کیوں خالق و توان
 آدمی بن کر اور کی سُنی اپنی کمی، ایک مکابرہ عناد کی نہیں سی، یہ ایک نمونہ ہے اس سے فارغ ہو تو اور سُننا ہے
 اُس سے بھی سلامت نکلے تو اور آگے چلتے یہاں تک کہ حق ایک طرف گھل جائے بحیث و رُدّی میزانِ عمل میں تل جائے،
 اے رب میرے ! ہدایت فرمائک انت السمع القریب، و ما توفیقی الا بالله ایمہ توکلت و ایمہ اینیب
 (تقریب و نکیع ہے، مجھے صرف اللہ سے توفیق حاصل ہے اور اسی کی طرف لوٹنا ہے۔ ت) بلاشبہ گردہ مذکور
 اور اس کے پیشوائے مسطور پر بوجہ کثیر قطعاً یقیناً کفر لازم، اور حسب تصریحاتِ جماہیر فقہاءِ کرام اصحاب
 فتاویٰ اکابر و اعلام ان پر حکم کفر ثابت و قائم، اُن کے عقیدوں مکیدوں مذہبی رسالوں میں بکثرت کلماتِ کفریہ ہیں
 جن کی تفصیل کو ذخیرہ درکار، خود ان کے پیشوائے اپنی کتاب تقویۃ الایمان میں (جسے یہ لوگ معاذ اللہ کتاب آسمانی
 کی مثل جانتے اور اپنے مذہب کی مقدس معموم کتاب مانتے ہیں) اپنے اور اپنے سب پروردوں کے صریح کافر
 بُت پرست ہونے کا صفات اقرار کیا، ہم نے اس سوال کے درود پر خاص اس باب میں ایک مفصل رسالہ مسیتی
 بنام تاریخی **الکوکبة الشہابیة** فی کفریات ابی الوہابیة^{۱۳} لکھا اور اس میں بطور نمونہ ان کے متعدد کفریات کا
 شمار کیا کہ بحوالہ کتاب و صفحوں کے پیشوائی کتابوں سے احوال نقل کئے، پھر امامہ کرام و علمائے عظام کی تصانیف
 سے اُسی طرح بہ شان صفات اُن باتوں پر حکم کفر مع ترجیح لکھے۔ بحمد اللہ تعالیٰ اس رسالہ نے اپنے ناظر کو اس
 امر کی تحقیقی میں کوئی دقت باقی نہ رکھی، صرف اتنا کام رہا کہ جو اپنی آنکھوں دیکھا چاہے اُس کی کتابوں سے صفحے کے

نشانوں سے وہ عبارتیں نکالے پھر ایسے ہی نشان سے کتب، ائمہ و علماء میں ان کی نسبت حکم کفر دیکھے دکھائے۔ وہ کتابیں جن سے ہم نے ان کے اقوال کا کلماتِ کفر ہونا ثابت کیا یہ ہیں :

- (۱) قرآن عظیم (۲) صحیح بخاری شریف (۳) صحیح مسلم شریف (۴) فقہ اکبر تصنیف حضرت امام اعظم ابوحنیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ (۵) درمحتر (۶) عالمگیری (۷) فتاویٰ قاضیخان (۸) بحیر الرائی (۹) نہر الغائی (۱۰) اشیاء و النظائر (۱۱) جامع الرموز (۱۲) برجندي شرح نقایہ (۱۳) مجمع الahn (۱۴) شرح وہبیانیہ (۱۵) رد المحتار (۱۶) شرح الدرر والغرر للعلامة اسماعیل النابلسی (۱۷) حدیثہ ندیہ شرح طریقہ محمدیہ للعلام عبد الغنی النابلسی (۱۸) نوازیہ لام فقیہ ابواللیث (۱۹) فتاویٰ ذخیرہ امام برہان محمود (۲۰) فتاویٰ خلاصہ (۲۱) فتاویٰ برازیہ (۲۲) فتاویٰ تارخانیہ (۲۳) مجمع الفتاویٰ (۲۴) معین الحکام علام طرابلسی (۲۵) فصول عمادی (۲۶) خزانۃ المفتین (۲۷) جامع الفضولین (۲۸) جواہر اخلاقی (۲۹) تکملہ نہان الحکام (۳۰) الاعلام بتواطع الاسلام للامام ابن حجر المکی الشافعی (۳۱) شفاس شریف للامام القاضی عیاض المکی (۳۲) شرح الشفا لللہ علی قاری (۳۳) نیم الریاض للعلامة الشهاب الحنفی (۳۴) شرح المواہب للعلامة الزرقانی المکی (۳۵) شرح فقہ اکبر للعلامة العقاری (۳۶) شرح العقامۃ العضدیہ للمحقق الدوائی الشافعی (۳۷) الدرر السنبیہ للعلامة اسید الشریف مولانا احمد زینی دحلان المکی الشافعی (۳۸) الدرالثین للشاه ولی اللہ دہلوی (۳۹) تحفہ اشاعریہ شاه عبد العزیز صاحب دہلوی (۴۰) تفسیر عزیزی شاہ صاحب موصوف (۴۱) موضع القرآن شاہ عبد القادر صاحب دہلوی برادر شاہ صاحب مددوح، یہاں تک کہ خود تقویۃ الایمان اور اس کا دوسرا حصہ تذکیر الاخوان وغیرہما، اور تین اس میں مدلى گئی احیاء العلوم امام ججۃ الاسلام غزالی و شرح عقامۃ النسفی علامہ سعید تفتازانی و میزان الشرعیۃ الکبریٰ امام عبد الوہاب شعرانی و مکتوبات جناب شیخ مجدد الف ثانی و حجۃ اللہ البالغہ و انتیہ فی سلسل اویاں ہر دو تصنیف شاہ ولی اللہ صاحب، یہاں تک کہ مسک الخاتم شرح بلوغ المرام تصنیف فواب صدیقی حسن خاں بھوپالی ظاہری آنجمنی وغیرہما سے، یہاں صرف سات (کفریہ) قول پر اکتفا کروں :
- کفریہ اول : تقویۃ الایمان** مطبع فاروقی دہلی ص ۲۰ :

”غیب کا دریافت کرنا اپنے اختیار میں ہو کہ جب چاہے کر لیجئے یہ اللہ صاحب ہی کی شان ہے۔“
اس کا صاف یہ مطلب کہ اللہ تعالیٰ کو اختیار ہے جب چاہے غیب کی بات دریافت کر لے تو صراحتہ لازم کہ اُسے بالفعل علم غیب حاصل نہیں، ہاں حاصل کر لینے کا اختیار رکھتا ہے، یہاں صراحتہ اللہ تعالیٰ کی طرف

جہل نسبت کیا اور اس کے علم قدیم کو از لی نہ مانا اور اُس کی صفت کو اختیاری جانا، یہ تینوں باتیں صریک کُفر ہیں ، عالمگیری مطبع مصر جلد ۲ ص ۲۹۸ ، بجز ارائی مطبع مصر ج ۵ ص ۱۲۹ ، بجز ارائی مطبع مصر ج ۳ ص ۳۲۳
جامع الفضولین مطبوعہ مصر ج ۲ ص ۲۹۸ :

جو اللہ تعالیٰ کی شان میں ایسی بات کے جو اُس کے لائق نہیں یا اُسے جہل یا عجز یا کسی ناقص بات کی طرف نسبت کرے وہ کافر ہے۔

یکف اذا وصف الله تعالى بما لا يليق به او
نسبة الى الجهل او العجز او النقص ۱۷

جو علم خدا کو قدیم نہ مانے وہ کافر ہے۔

لو قال علم خدا سے قديم نقيت يكفر ۲۰
شرح عقائدنسفي طبع قريم ص ۲۱

جو کسی سے اُس کے قصد و اختیار سے صادر ہو وہ ضرور حادث و نوپیدا ہو گا۔

الصادرون الشئ بالقصد والاختيار يكون
حادثا بالضرورة ۲۱

فقہ اکبر امام اعظم ابوحنیف رضی اللہ تعالیٰ عنہ و شرح فقہ اکبر مطبع حنفی ۱۲۹۶ھ ص ۲۹

صفاته في الانزل غير محدثة ولا مخلوقة
الله تعالیٰ کی سب صفتیں از لی ہیں نہ وہ نو پیدا ہیئن مخلوق،
تو جو انہیں مخلوق یا حادث بتائے یا اُس میں توقف
یا شک کرے وہ کافر ہے۔

فمن قال انها محدثة او وقفت فيها او شك
فيها فهو كافر بالله تعالیٰ ۲۲

کفریہ دوم : بعض علماء دلیل لائے تھے کہ سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلی آلہ وسلم کا مثل یعنی تمام صفات
کمالیہ میں شرکیہ و ہمراگر ممکن ہو تو معاذ اللہ آیہ کیہ و خاتم النبیین کی تکذیب لازم آئے ، اس کے جواب
میں شخص مذکور کا کلام سنئے ، یکروزی مطبع فاروقی ص ۱۳۳ :

بعد اخبار ممکن است کہ ایشان را فراموش گردانیہ
خبر دینے کے بعد ممکن ہے کہ اللہ تعالیٰ ان خبریوں کو
شود ، پس قول با مکان وجود مثل اسلام منحر
بھول جائے پس حضور علیہ السلام کی مثل کا وجود ممکن ہونا ہر کسی نص

لہ فتاویٰ ہندیہ الباب التاسع في احکام المرتدین نورانی کتب خانہ پشاور ۲۵۸ / ۲

۲ " " " " " " " " " " " " ۲۶۲ / ۲

۳ شرح العقائد السنفیۃ دارالأشاعت العربیہ قندھار افغانستان ص ۲۳

۴ من الروض الازہر شرح الفقہ الاعظم ابی حیان موصوف في الازل بعيقات المجزء مطبعة البابی مصر ص ۲۵

تکذیب نصی از نصوص نگردوسلب فتر آن مجید کی تکذیب کا سبب نہیں ہو سکتا جبکہ نزول کے بعد قرآن کا سلب ہو جانا ممکن ہے (ت) یہاں صاف ہے پر وہ اقرار کر دیا کہ اللہ عزوجل کی بات واقع میں جھوٹی ہو جائے تو کچھ حرج نہیں ہج اس میں ہے کہ بندے اس کے جھوٹ پر مطلع ہوئے اگر انھیں بھلا کر اپنی بات جھوٹی کر دے تو تکذیب کہاں سے آئے گی کہ اب کسی کو وہ نصی یاد ہی نہیں ہو جھوٹ پر اطلاع پائے۔

شفا شریف مطبع صدیقی ص ۳۶۱،

جو اللہ تعالیٰ کی وحدانیت، نبوت کی حقانیت، ہمارے نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کی نبوت کا اعتقاد رکھتا ہو با یہمہ انبیاء علیم القلوة والسلام پر ان باتوں میں کہ وہ اپنے رب کے پاس سے لائے کذب جائز مانے خواہ بزم خود اس میں کسی

من دان بالوحدانية وصحبة النبوة ونبوة نبینا صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم ولكن جوز على الانبياء الكذب فيما اتوا به ادعى في ذلك المصلحة بزعمه او لم يدعها فهو كافر باجماع

مصلحت کا ادعا کرے یا نہ کرے ہر طرح بالاتفاق کافر ہے۔ (ت)

حضرات انبیاء علیم افضل القلوة والثنا رکا کذب جائز جانے والا بالاتفاق کافر ہو اما اللہ عزوجل کا کذب جائز مانے والا کیونکر بالاجماع کافر و منزدہ ہو گا!

کفر یہ سوم : صراطِ مستقیم مطبع ضیائی ۱۲۸۵ ص ۵، ۱ اپنے پیر کی نسبت لکھا:

ایک روز اللہ تعالیٰ نے اس حضرت کا دیاں ہاتھ پانے دستِ قدرت میں پکڑا اور امورِ قدسیہ کی ایک بلند و بالا عجیب پیز حضرت کو پیش کر کے فرمایا تجھے یہ دیا اور اس کے علاوہ اور پیزیزیں بھی دیں گے۔

(ت)

ص ۱۳: مکالمہ و مسامہ بدست می آیہ (هم کلامی اور باتیں حاصل ہوئیں۔ ت)

ص ۱۷

فاروقی کتب خانہ ملتان

لہ رسالہ یک روزہ (فارسی)

۲۶۹/۲

لہ الشفا بتعریف حقوق المصطفیٰ فصل فی بیان ما ہو من المقالات المطبوعۃ الشرکۃ الصحافیۃ

ص ۱۶۳

المکتبۃ السلفیۃ لاہور

لہ صراطِ مستقیم خاتم درسیان پارہ

ص ۱۲

" " "

لہ ہدایت اربعہ درسیان ثمرات حب

ص ۱۵۳ : کا بے کلام حقیقی جم می شود (کبھی حقیقی گفتگو بھی حاصل ہوتی ہے۔ ت)
یہ صراحتاً پس پر وغیرہ کو نبی بنانا ہے۔

تفسیر عزیزی سورہ بقرہ شاہ عبدالعزیز صاحب مطبع کلکتہ ۱۲۳۹ ص ۳۲۳ :

ہمکلامی با خداۓ عزوجل مختص است بملائکہ و انبیاء اللہ تعالیٰ سے ہم کلامی صرف انبیاء اور فرشتوں کے لئے خاص ہے، علیم الصلوٰۃ والسلام، ان کے علاوہ کسی دوسرے کو ہرگز نہیں میسر نہیں ہوتی، پس اللہ تعالیٰ سے ہم کلامی کی فرمائش کرنا کویا کہ اپنے کو پسخوردیں اور فرشتوں میں شمار کرنا ہے۔ (ت)

شرح عقائد جلالی طبع مصر ص ۱۰۶، اس مسئلہ کی دلیل میں کہ دنیا میں اللہ تعالیٰ سے ہمکلامی کا مدعا کافر ہے

فسد مایا،

اللہ عزوجل سے کلام حقیقی منصب نبوت بلکہ اُس کے مراتب میں اعلیٰ مرتبہ ہے تو اس کے دعوے میں بعض ضروریاتِ دین یعنی نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ و علی آلہ وسلم کے حنّتِ النبیین ہونے کا انکار ہے۔

المکالمۃ شفاها منصب النبوة بل اعلى مراتبها وفيه مخالفۃ لما هو من ضروریات الدين وهو انه صلی اللہ تعالیٰ علیہ و علی آلہ وسلم خاتم النبیین علیہ افضل صلوٰۃ المصلین یعنی

اسی طرح شفاسُرِین میں مدعی مکالمہ کو بالاجماع کافر بتایا ص ۳۶۰، اسی میں ہے ص ۳۶۲
اسی طرح جو جھوٹا متصوف دعویٰ کرے کہ اللہ تعالیٰ اُسے وحی کرتا ہے اگرچہ مدعا نبوت نہ ہو یا کہ دہ آئا
سمک پر ڈھناتا جنت میں جاتا اُس کے پھل کی تاخودوں کو
لگے لگاتا ہے یہ سب کافر ہیں اور حضرت رسول اللہ
صلی اللہ تعالیٰ علیہ و علی آلہ وسلم کی تکذیب کرنے والے
و كذلك من ادعى منهم انه يوحى اليه و انت
لم يدع النبوة و انه يصعد الى السماء و يدخل
الجنة ويأكل من شمارها ويغائق الحور
العين فهو لا ، كلهم كفار مكذبون للنبي صلی
الله تعالیٰ علیہ و علی آلہ وسلم یعنی

لہ صراطِ مستقیم باب سوم تکمیلہ در بیان سلوك ثانی المکتبۃ السلفیۃ لاہور ص ۱۲۳

لہ فتح العزیز (تفسیر عزیزی) آیۃ ۲/۱۱۸ کے تحت مطبع مجتبائی دہلی ص ۳۲۰

لہ الدوائی علی العقائد العضیۃ بحث توبہ سے قبل " " " ص ۱۰۶

کہ الشفاء، بتعريف حقوق المصطفیٰ قصل فی بیان ماضی المقالات المطبوعة الشرکۃ الصحافیۃ ۲/۲۰۰۰

خُوروں سے اس معانقہ کے دعویٰ پر تو یہ حکم ہے رب العزة سے ہاتھ ملکر مصافحہ پر کیا حکم ہو گا!
کفر یہ چہارم : تقویۃ الایمان ص ۱۲

”جنت پنیر آئے وہ اللہ کی طرف سے یہی حکم لائے ہیں کہ اللہ کو مانے اور اس کے سوا کسی کو نہ مانے۔“

ص ۱۶ و ۱۷ : ”اللہ صاحب نے فرمایا میرے سوا کسی کو نہ مانیو۔“

ص ۱۸ : ”اللہ کے سوا کسی کو نہ مان۔“

ص ۱۹ : ”اور وہ کو ماننا مخصوص خبط ہے۔“

مسلمانوں کے مذہب میں جب طرح اللہ عز وجل کامانداڑکن ایمان ہے یعنی اُس کے انبیاء، ملائکہ، کتابوں، جنت، نار وغیرہ ایمانیات کاماندا ان میں سے ہے جسے نہ مانے گا کافر ہو گا، ماننا ترجیہ ایمان کا ہے اور نہ ماننا کفر کا تو یہ صراحتاً انبیاء وغیرہم کے ساتھ کفر کا حکم ہوا کہ خود کفر ہے اور اللہ و رسول پر اُس کے حکم کا افتراض دوسرا کفر۔ آیت بقرۃ :

موضع القرآن : تو ڈراوے یا نہ ڈراوے وَ

عافذ رہم امر لہ تند رہم لا یؤمنون ه

نہ مانیں گے

آیت اعراف :

موضع القرآن : کہنے لگے بڑائی والے جو تم نے لقین کیا
سوہم نہیں مانتے

قال الذين استكروا أنا بالذى أمنت

کفرون ه

آیت آخر بقرۃ :

موضع القرآن : ما نار رسول نے جو کچھ اُتر اُس کو اس کے
رب کی طرف سے او مسلمانوں نے سب نے مانا اللہ کو

امن الرسول بما انزل اليه من ربہ
والمؤمنون کل امتحن بالله ومذکته

لہ تقویۃ الایمان الفصل الاول فی الاجتناب عن الاشراك مطبع علمی اندرون لوہاری دروازہ لاہور

ص ۱۰

۱۱ و ۱۲ " " " " " " " " " " ص ۱۲

۱۳ " " " " " " " " " " ص ۱۳

مقدمہ کتاب

۱۴ " " " " " " " " " " ص ۱۴

۱۵ القرآن الکریم ۶/۲

۱۶ " " " " " " " " " " ص ۱۶

۱۷ موضع القرآن ترجمہ و تفسیر شاہ عبد القادر

۱۸ " " " " " " " " " " ص ۱۸

۱۹ القرآن الکریم ۶/۱

۲۰ موضع القرآن ترجمہ و تفسیر شاہ عبد القادر

۲۱ تاج کمپنی لاہور

۲۲ تاج کمپنی لاہور

۲۳ marfat.com

اور اس کے فرشتوں کو اور کتابوں کو اور رسولوں کو۔

وَكَبُوَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَ تُؤْفِرُ مَا هُوَ كَيْمَانٌ وَالْوَلُونَ نَفَعَ اللَّهُ أَوْرَاسُ كَيْمَانٍ فَرَشْتُوْنَ، كَتَابُوْنَ، نَبِيُّوْنَ سَبُّ كَوْمَانًا يَرِكَتَهُ هُوَ "اللَّهُ نَفَعَ فَرَمَيْتَ رَسُولَكَ مَنْ يُؤْمِنُ" اگر اس کے کلام کے کچھ نئے معنے اپنے بھی سے گھر لیے بھی تو اول تصریح لفظ میں تاویل کیا میں!

شفاء شریف ص ۳۲۳ :

ادعاء التاویل فِي لفظ صراحت لا يقبل ^{لہ} صریح لفظ میں تاویل کا دعویٰ مقبول نہیں۔
ثانیاً وَهُوَ آپ سب تاویلوں کا دروازہ بند کر چکا تو اُس کے کلام میں بناؤٹ نری گھڑت ہے جو اُسے خود قبول نہیں۔ تقویۃ الایمان ص ۵۵ :

"یہ بات محض بے جا ہے کہ ظاہر میں لفظ بے ادبی کا بولتے اور اس سے کچھ اور معنی مراد لیجئے، معمماً اور پسلی بولنے کی اور جگہ ہیں، کوئی شخص اپنے باپ یا بادشاہ سے جگت نہیں بولتا اس کے واسطے دوست آشنا ہیں نہ باپ اور بادشاہ۔"

یہ نفیس فائدہ ہے ہر جگہ ملحوظ خاطر رہے کہ اکثر حرکات مذبوحی کا جواب شافی رہے۔

تذکیر الاخوان حصہ دوم تقویۃ الایمان مترجمہ سلطان خان مطبع فاروقی ص ۳ :

"اصحاب رضی اللہ تعالیٰ عنہم سے محبت رکھنا ایمان کی نشانی ہے جو ان کو نہ مانے اس کا لٹکانا دوزخ ہے"

سبحان اللہ! دوسرے حصے والا کہتا ہے جو صحابہ کو نہ مانے وہ بعینی جہنمی، پہلے والا کہتا ہے صحابہ تو صحابہ جو انبیا۔ کو مانے وہ بھی کافر دوزخی کفی اللہ المؤمنین القتال ^{لہ} (اور اللہ نے مسلمانوں کو لڑائی کی کفایت فرمادی - ت)

۲۸۵ / ۲ الہ القرآن الکریم

لہ موضع القرآن ترجمہ و تفسیر شاہ عبدالغادر تاج پکنی لاہور ص ۶۱
لہ الشفا۔ بتعريف حقوق المصطفیٰ الباب الاول في بيان ما هو حق مصطفیٰ عليه وسلم المطبعة الشرکة الصحافية ۲۱۰ / ۲
لہ تقویۃ الایمان الفصل الخامس مطبع علمی اندر ون لوہاری دروازہ لاہور ص ۳۹
لہ تذکیر الاخوان حصہ دوم تقویۃ الایمان الفصل الرابع " " " " " " " " ص ۱۰۵
لہ القرآن الکریم ۳۳ / ۲۵

کفریہ سچبم: صراط مستقیم، بعض اولیاء کی نسبت لکھا، ص ۳۸،

صدیق من و جه مقلد انبیاء می باشد و من و جه
احکام شریعت میں محقق ہوتا ہے اور من و جه
محقق در شرائع۔

ص ۳۹ :

امور کلیہ شرعیہ اس کو دو طرح سے پہنچتے ہیں، ایک فطری نور کے ذریعہ سے، دوسرا انبیاء علیهم الصلوٰۃ والسلام کے واسطہ سے، پس شرعی کلیات اور حکم و احکام ملت میں اس کو انبیاء کا شاگرد کہہ سکتے ہیں اور انبیاء کا استاذ بھی کہہ سکتے ہیں نیز ان کے اخذ کا طریقہ وحی کے اقسام میں سے ایک قسم ہے جس کو عرف شرع میں نفث فی الرفع سے تعبیر کرتے ہیں، اور بعض اہلِ کمال اس کو باطنی وحی کا نام دیتے ہیں (ت)

اسی معنی کو امامت اور وصی سے تعبیر کرتے ہیں (ت)

ضروری ہے کہ اس کو محفوظ قرار دیا جائے جس طرح انبیاء کا محفوظ ہونا جس کو عصمت کہتے ہیں (ت)

یہ نہ سمجھت کہ باطنی وحی اور عصمت کو غیر انبیاء کے لئے ثابت کرنا خلاف سنت اور

علوم کلیہ شرعیہ اور رابد و واسطہ می رسد بوساطت نور جعلی و بوساطت انبیاء علیهم الصلوٰۃ والسلام پس در کلیات شریعت و حکم و احکام ملت اور شاگرد انبیاء ہم می قواں لگفت و ہم استاذ انبیاء ہم و نیز طریق اخذ آنہم شعبہ الیست از شعب وحی کہ آں را در عرف شرع بر نفث فی الرفع تعبیر می فرمائیں و بعض اہلِ کمال آں را بوحی باطنی می نامند۔

ص ۴۰ :

ہمیں معنی را بامامت و وصایت تعبیر میکنند۔

ص ۴۱ :

لابد اور ابھاج فتنے مثل محافظت انبیاء کہ مسمی عصمت سنت فائز می کنند۔

ص ۴۲ :

ندانی کہ اثبات وحی باطنی و عصمت مرغیر انبیاء را مخالف سنت و از جنس اختصار بدعت

لہ صراط مستقیم	فصل ثانی	المکتبۃ السلفیہ لاہور	ص
"	"	"	۳۳
"	"	"	۳۴
"	"	"	۳۵
"	"	"	"

است وندانی کارباب ایں کمال از عالم منقطع
از قبل اختراع بدعت ہے اور یہ بھی نسمجھنا کہ
شده اند لے
یہاں صاف تصریحیں ہیں کہ ان کے بعض خیالی اولیا، کو احکام شریعت بے وساطت انبیاء ریلیم الصلوہ والسلام
و حی باطن سے پہنچتے ہیں وہ احکام شریعت میں ایک وجہ سے خود محقق اور پیروی انبیاء میں مستغفی ہوتے ہیں وہ مثل
انبیاء معصوم ہوتے ہیں۔

اقول اور احکام شریعت میں بھی کلیہ کی تصریح کردی کہ کوئی ناواقف دھوکا نہ کھاتے کہ یہ لوگ مجتہدین امت
سے ہیں اگرچہ بے وساطت انبیاء ریلیم پہنچا، ہی اخراج مجتہد کو بس تھا مگر زیادت فرق و کمال صراحت کے لئے احکام کلیہ
کا اونچا طرہ چمکتا پھنسنے والٹکا دیا کہ احکام کلیہ شرعیہ تو نبی ارشاد فرماتا ہے مجتہد کی اتنی شان کہ ان سے احکام جزئیہ
استنباط کرتا ہے، یہاں ایسا نہیں بلکہ انھیں خود احکام کلیہ شریعت بے وساطت نبی بذریعہ وحی پہنچتے ہیں مثلاً زادہ
خدا کے واسطے اور نبی کے کہتے ہیں یہ صراحت غیر نبی کو نبی بنایا کہ صریح کفر ہے، اور نبی بھی کیسا صاحب شریعت۔

تفسیر عزیزی شاہ عبدالعزیز صاحب سورہ بقرہ ص ۳۴۳ :

معرفت احکام شرعیہ بدون توسیط نبی ممکن
شرعی احکام کی معرفت انبیاء کی وساطت کے
نیست لے
بغیر ممکن نہیں۔ (ت)

تحفہ اثنا عشریہ شاہ صاحب موصوف مطبع کلکتہ ۱۲۳۳ ص ۱۳۰ :

اپنے گفتہ است کہ فاطمہ بنت اسد کو وحی آئی کہ تو
جو کہا جاتا ہے کہ فاطمہ بنت اسد کو وحی آئی کہ تو
خانہ کعبہ میں جا اور وہاں پہنچ کی پیدائش کر، یہ سب
جھوٹ اور بے پربات ہے کیونکہ کوئی بھی اسلامی
اور غیر اسلامی فرقہ فاطمہ بنت اسد کی نبوت کا قائل
نہیں ہے (ت)

الدر الشیعین شاہ ولی اللہ صاحب مطبع احمدی ص ۵ :

الامام عندهم هو المقصوم المفترض
رافیضوں کے نزدیک امام وہ ہے کہ معصوم اور اُس کی

۳۶ ص	لہ صراط مستقیم ہدایت رابعہ در بیان ثمرات حبہ ایمانی	المکتبۃ السلفیہ لاہور
۳۲۹ ص	۳۔ فتح العزیز (تفسیر عزیزی)	بیان افراط فرقہ امامیہ مطبع مجتبائی دہلی
۷۹ ص	۳۔ تحفہ اثنا عشریہ	کیدیہ شتاب وہفتم سیل اکیڈمی لاہور

اطاعت فرض اور اس کی طرف وحی باطنی آتی ہو اور یہی معنی نبی کے ہیں تو ان کے مذهب سے ختم نبوت کا انکار لازم آتا ہے اللہ ان کا بُرا کرے۔

دیکھو یہ دہی امامت، دہی عصمت، دہی وحی باطنی ہے جسے شاہ صاحب ختم نبوت کے انکار کو مستلزم بتاتے ہیں۔ شفاف شریف کا قول گزر اکصرف وحی کا دعویٰ کفر ہے اگرچہ نبوت کا مدعی نہ ہو۔

اپنی ہمت کو شیخ اور ان جیسے معظم لوگوں خواہ جناب رسالت ہماں ہوں کی طرف مبذول کرنا اپنے کامے اور گدھے کی صورت میں متفرق ہونے سے کئی گناہ بدرت ہے کیونکہ ان کا خیال تعظیم اور اجلال کے ساتھ انسان کے دل کی گہرائی میں چک جاتا ہے اور یہ غیر کی تعظیم و اجلال نماز میں ملحوظ و مقصود ہو تو شرک کی طرف کھینچ لیتی ہے۔ (ت)

یہ صراحت حضور اقدس سید المرسلین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو فحش گالی دینا ہے اور ان کی شان میں ادنیٰ گستاخی کفر، جس کی مبارک مقدس منور تفصیل شفاف شریف اور اس کی شرح میں ہے، اللہ الناصف! بد رحمہا بدتر کہنا درکنار اگر تمہارا بیٹا یا نوکر یا غلام تمہاری کسی شے کو گدھے یا کٹے سے صرف تشبیہ ہی دے کہ تمہاری فلاں بات گدھے کی سی ہے فلاں چڑھتے سے ملتی ہے تو کیا اس نے تمہیں گالی نہ دی؟ کیا تمہارے ساتھ شدید گستاخی نہ کی؟ ذرا اپنے کلیج پر ہاتھ رکھ دیکھو تو جاؤ کہ اس ملعون قول نے مسلمانوں کے سچے نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو کھلی دشنام دے کر ان کے دلوں پر کیسا زخم عظیم پہنچایا وسیع علم الذین ظلموا ای منقلب ینقلبون ۷۶ (اب جان جائیں گے ظالم کہ کس کروٹ پر پلا کھائیں گے۔ ت)

ان الذین یؤذون اللہ و رسوله لعنهم اللہ بیشک جو ایذا دیتے ہیں اللہ اور اس کے رسول کو ان پر

طاعته الموجی اليه و حیا باطنیا و هذاهو معنی النبي
فمذہبہم یستلزم انکار ختم النبوة قبحهم
الله تعالیٰ ۱۷

کفر یہ ششم : صراط مستقیم ص ۹۵

صرف ہمت بسوئے شیخ و امثال آں از معظیمین گو جناب رسالت مآب باشند بچندیں مرتبہ بدتر ازا استغراق در صورت گاؤخ خود است کہ خیال آں با تعظیم اجلال بسویدائے دل انسان می چپید واں تعظیم و اجلال غیر کہ در نماز ملحوظ و مقصود می شود بشرط می کشد ۱۷

فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ وَإِعْدَلُهُمْ عَذَابًا مَّهِينًا۔

اللہ کی لعنت ہے دُنیا اور آخرت میں، اور اللہ نے ان کے لئے ذلت کا عذاب تیار کر کھا ہے (ت)

اور یہ وہ خبیث خود بھی کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا خیال آئے گا تو عنکبوت کے ساتھ اور اس کی نوبت شرک تک پہنچے گی اس قائل کو لزوم کفر تک پہنچانے کے لئے بوجہ کافی کہ اس بناء پر الحیات میں السلام علیک ایها النبی و رحمة اللہ و برکاتہ اور اشہد ان محمدًا عبدہ رسولہ، پہنچے قعہ میں اللہم صل علی محمد وآل محمد، ہر رکعت میں صوات الدین انعمت علیہم یوں ہی نمازوں میں وہ سورہ و آیت جس میں حضور پر نور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم یا کسی نبی یا نلک یا کسی نیک بندے یا کعبہ وغیرہ معطالت دینیہ کا ذکر یا خطاب رہے، خلاصہ یہ کہ المھکم التکاشر کے سوا الحمد وغیرہ کسی سورت کا پڑھنا سب معاذ اللہ شرک کی راہ ہو اور شریعت محمدیہ علی صاحبہا افضل الصلوٰۃ والتحیۃ عیاذ باللہ اُن شرکیاتی واجب وستت وجائز کرنے والی ہوئی، صحابہ سے آج تک تمام مسلمان کہ ان امور پر اجماع کئے ہوئے ہیں سب شرک میں گرفتار ٹھہرے، اس سے ٹھہر کر اور کیا کلمہ کفر ہو گا۔ شفار شریف ص ۳۶۲ و ۳۶۳

نقاطہ بتکفیر کل قائل قال قولایتوصل به جو شخص ایسی بات کئے جس سے تمام امت کے گمراہ ٹھہرنے کی راہ نکلتی ہو ہم بالیقین اسے کافر کتے ہیں۔
الى تضليل الامة۔

حجۃ اللہ البالغ شاہ ولی اللہ دہلوی مطبع صدیقی ص ۲۱۰

پھر اس کے بعد الحیات میں نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر سلام اختیار کیا اُن کا ذکر پاک بلنسے اور اُن کی رسالت کا اقرار ثابت اور اُن کے حقوق کا ایک پارہ ادا کرنے کے لئے۔

ثم اختار بعدہ السلام على النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم تنبیہا بذکرہ و اثبات اللاقر ارب سالتہ و اداء بعض حقوقہ۔

مکتوبات جناب شیخ مجدد صاحب مطبوعہ لکھنؤج ۲ مکتوب ۳۰ ص ۳۶۳

خواجہ محمد اشرف وزرش نے رابطہ (تصویر شیعی) کی نسبت لکھا ہے کہ اس کا اس حد تک غلبہ ہے کہ نمازوں کے بعدے استیلا یا فتحہ است کہ در صلوٰۃ آنرا

لہ القرآن الکریم ۳۳ / ۵

۳۳ الشفار بتعريف حقوق المصطفیٰ فصل في بيان ما هون من المعالات المطبعة الشرکة الصحافیہ ۲۰۱/۴
۳۳ حجۃ اللہ البالغہ الامور التي لا بد منها في الصلوٰۃ المکتبۃ السلفیہ لاہور ۶/۲

میں اپنا مسجد جانتے اور دیکھتے ہیں اگر اس رابط کو ختم کرنے کی کوشش کریں تو بھی ختم نہیں ہوتا (تو اس پر آپ نے فرمایا) اس دولت کے حصول کی خواہش ہزاروں طالبوں کی تمنا ہے مگر کسی ایک کو عطا ہوتی ہے، اس کیفیت والائیخ سے مکمل مناسبت کے لئے مستعد ہوتا ہے وہ امید کرتا ہے کہ اپنے مقدمائیخ کی صحبت کی کمی اس کے تمام کمالات کو جذب کر دے گی لوگ رابطہ (تصویر شیعہ) کی لفی کیوں کرتے حالانکہ وہ مسجد الیہ ہے مسجد لہ نہیں ہے یہ لوگ محسرا بوں اور مسجدوں کی لفی کیوں نہیں کرتے (حالانکہ وہ مسجد الیہ ہیں) اس قسم کی دولت کا ظہور سعادتمندوں کو نصیب ہوتا ہے حتیٰ کہ تمام احوال میں صاحب رابطہ ہوتے جو اپنے آپ کو شیعہ میں مستغفی جانتے ہیں اور ہمہ وقت اس کی طرف متوجہ رہتے ہیں اس بے دولت جماعت کی طرح نہیں ہوتے جو اپنے آپ کو شیعہ میں مستغفی جانتے ہیں اور اپنی توجہ کا قبلہ شیعہ سے پھر کر خود سر ہو جاتے ہیں۔ (ت)

سبحان اللہ اکہاں تو اس شخص کا دہ کفری بول کر نماز میں محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا خیال آیا اور خاکش بدہن شرک نے منہ پھیلایا نہ فقط نماز برپا کر کے ایمان ہی ابڑا، تفت بر رفے کافروں کے (بدگویوں کی) طرف خیال لے جانا اپنے بیل اور گدھے کے نہ صرف تصویر بلکہ ہمہ تن اس میں ڈوب جانے سے بدر جماب دتر اور کہاں شیعہ طریقت و آقائے نعمت و خداوند دولت خاندان دہلی حضرت شیعہ مجدد کا یہ واشگاف قول کہ تصویر صورت شیعہ سے غافل تر ہونمازوں عبادتوں سب و قتوں حالتوں میں اُسی کی طرف متوجہ رہو اگرچہ عین نمازوں میں اُسی صورت کو سجدہ محسوس ہو کر وہ قبلہ عبادت ہے، نہ مسجد لہ، جو اس قبلہ سے پھراوہ بے دولت تباہ ہو اُس کا کام برپا دیگا تصویر شیعہ کی ایسی دولت سعادت مندوں کو ملتی ہے طالبانِ خدا کو اس کی بہت تمنا رہتی ہے غرض وہ بول یہ قول باہم لڑے ہیں کفر و شرک کے عقاب پر قتل کھڑے ہیں، دیکھتے وہابی صاحب کدھر ڈھالتے ہیں اُدھر جھکاتے یا ادھڑا لتے ہیں ۷

یا دامن یارفت از دست یا ایں دل زارفت از دست
 (یار کا دامن ہاتھ سے گیا یا یہ آزدہ دل سے ہاتھ گیا۔ ت
 کذلک العذاب ولعذاب الآخرة اکبر مارایسی ہوتی ہے اور بیشک آخرت کی مارسب سے
 بڑی، کیا اچھا تھا اگر وہ جانتے (ت) لوگانوں ای علمون ۱۰

کفریہ، مفہوم : رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ایک حدیث میں ختم دنیا کا حال ارشاد فرمایا کہ اللہ تعالیٰ ایک پاکیزہ ہوا بیجھے گا جو ساری دنیا سے مسلمانوں کو اٹھائے گی جس کے دل میں رانی برابر بھی ایمان ہو گا وفات پائے گا زمین میں زرے کافر رہ جائیں گے پھر بتوں کی پوچھا بددستور جاری ہو جائے گی۔ تقویۃ الایمان ص ۳۴ پر حدیث بحوالہ مشکوہ نقل کی اور خود اس کا ترجمہ کیا :

”پھر بیجھے گا اللہ ایک باد اپھی سو جان نکالے گی جس کے دل میں ہو گا ایک رانی کے داہنے بھرا ایمان سورہ جائیں گے وہی لوگ جن میں کچھ بھلاتی نہیں سو پھر جاویں گے اپنے دادوں کے دین پر۔“

حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے یہ بھی صراحتہ ارشاد فرمادیا تھا کہ وہ ہو اخروج دجال لعین وزول حضرت میسح علیہ الصلوٰۃ والسلام کے بعد آئے گی۔ تقویۃ الایمان میں حدیث کے یہ لفظ بھی نقل کئے اور ان کا ترجمہ لکھا ڈیا :

”نسلک کا دجال سو بھیجے گا اللہ علیسے بیٹے مریم کو، سو وہ ڈھونڈھے گا اُس کو، پھر بیجھے گا اللہ ایک باد ٹھنڈی شام کی طرف ہے، سونہ باقی رہے گا زمین پر کوئی کہ اُس کے دل میں ذرہ بھرا ایمان ہو مگر کہ مارڈا لے گی اس کو۔“

با اینہمہ حدیث مذکور لکھ کر اسی صفحہ پر صاف لکھ دیا؛
 ”سو پیغمبر خدا کے فرمانے کے موافق ہوا۔“ ۲

اب نہ خروج دجال کا انتظار نہ نزول میسح درکار، ان کے نصیبوں وہ ہو ابھی چل گئی تمام مسلمانوں کے کافرست پر بنائے کو ختم دنیا کی حدیث صاف اپنے زمانہ موجودہ پر جادی، یہ گھلّم گھلّا اپنے اور اپنے تمام پریوں کے کفوء شرک کا اقرار ہوا کہ جب یہ وہی زمانہ ہے جس کی اس حدیث نے خبر دی تو دنیا کے پردے پر کوئی مسلمان نہیں سب

کافر بت پست ہیں جن میں یہ خود اور اس کے پیرو بھی داخل، اور جو کفر کا اقرار کرے آپ کافر ہے۔

خلاصہ و تکملہ لسان الحکام للعلماء ابراہیم الجلبي مطبوعہ مصر ۹۶ ص ۵:

نوازل میں ہے جو اپنے کفر کا اقرار کرے کافر ہے۔

فی النوازل س جل قال انا ملحد یکفر ۱۷
عالیگیری ح ۲ ص ۲۰۹:

جو مسلمان اپنے ملحد ہونے کا اقرار کرے کافر ہو جائیگا
اور اگر کہ میں نہ جانتا تھا کہ اس میں مجھ پر کفر عائد ہو گا
تو یہ عذر نہ سن جائے گا۔

مسلم قال انا ملحد یکفر و لوقال ما علمت
انہ کفر لا يعذر بهذا ۱۷

پھر اس میں تمام امت کو کافر بنایا، یہ دوسرا کفر ہے۔ شفار شریف کی عبارت ابھی سُن چکے، غرض اُس کی کتابوں میں اسے
کفریات بکھرت ہیں جن پر بلا مبالغہ صد ہا نہیں ہزار ہا وجہ سے کفر لازم، جسے یقین نہ آئے ہمارا رسالہ الکوکبۃ الشہابیۃ
یادیگر تحریراتِ رالقہ البارقة الشارقة علی مارقة المشارقة وغیرہ مطالعہ کرے۔ یہ طائفہ وہا بیہ کہ اس کے پیرو،
اس کے ہم ذمہ بُر اُس کے کلمات کی صحیح و تحسین کرتے اُسے امام و پیشو او مقدمہ امانتے ہیں، وہ سب کفریات ان پر
بھی عائد۔ اعلام بقواطع الاسلام میں ہمارے علمائے کرام سے کفر مستفق علیہ کی فصل میں منقول، مطبع مصر ص ۳۳،
جو کفر کا لفظ بولے کافر ہوا اسی طرح جو اس پر ہنسے
من تلفظ بلفظ کفر یکفر و کذا کل من ضحك
علیہ او استحسنہ او رضی بہ یکفر ۱۷

بحر الرائق ح ۵ ص ۱۲۲:

جو بد مذہبوں کے کلام کو اچھا جانے یا کہے با معنی ہے
یا یہ کلام کوئی معنی صحیح رکھتا ہے اگر وہ اُس قائل سے
کلمہ کفر تھا تو یہ اچھا بتانے والا کافر ہو گیا۔

من حسن کلام اهل الاہواء و قال معنوی
او کلام له معنی صحیح ان کا ف کذا ذلك
کفرا من القائل کفر المحسن ۱۷

پھر ان کی عادت دائمی کہ جس مسلمان کو مقلد پائیں شرک بتائیں، سمجھم احادیث صحیح و روایات مصححہ فتحیہ ان پر لزوم کفر
کے لئے لبس ہے۔ صحیح بخاری مطبع احمدی قریم ح ۲ ص ۹۰۱، صحیح مسلم افضل المطابع ح ۱ ص ۵:

ایتیما رسائل قال لا خیہ کافر فقد باه بها احد ها

حضرت سید المرسلین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم

لہ خلاصۃ الفتاوی کتاب الفاظ الکفر فصل ثانی جنس خامس مکتبہ جیبیبیہ کوتہ ط ۳۸۷

لہ فتاوی ہندیۃ الباب التاسع فی الحکام المرتدين نورانی کتب خانہ پشاور ۲۶۹/۲

لہ الاعلام بقواطع الاسلام مع سبل النجاة مکتبہ دارالشفقة استنبول ترکی ۳۶۶ ص

لہ بحر الرائق باب الحکام المرتدين ایک ایم سعید کمپنی کراچی ۱۲۲/۵

(زاد مسلم) ان کات کما قال و اکارجعت
علیہ ۱

و سلم نے فرمایا جو شخص کسی کلمہ گو کو کافر کہے ان میں ایک
پریہ بلا ضرور پڑے اگر جسے کہا پئے کافر تھا تو خیر و رفیع
لفظ کہنے والے پر پڑت آئے گا۔

حدیقۃ ندیہ شرح طریقۃ محمدیہ مطبع مصر ۱۲، ۶ ص ۲۲ ج ۱۵۶

کذلک یا مشرک و نحوہ ۲

اسی طرح کسی کو مشرک یا اس کے مثل کوئی لفظ کہنا
کہ جسے کہا وہ مشرک نہ تھا تو کہنے والا خود مشرک ہو گیا۔

ہم نے الكوکبة الشهابية او زيز النھي الاکید عن الصلوة وراء عدى التقىد میں
ثابت کیا کہ یعنی خود احادیث سے ثابت اور تقویۃ الایمان اس دعویٰ کی موید۔ عالمگیری ج ۲ ص ۲۰۸ ،
ذینہ ۴ سے برجندی شرح نقاۃ مطبع لکھنؤ ج ۳ ص ۶۸ ، جامع الموز مطبع بکھتہ ۳، ۱۲، ج ۳ ص ۱۵۴ دونوں
فصلوں عادی سے، حدیقۃ ندیہ ص ۱۳۰ و ۱۵۶ احکام حاشیہ در و غرے، جامع الفضولین ج ۲ ص ۱۱۱
قاضی خان سے رد المحتار مطبع استنبول ج ۳ ص ۲۸۳ نہر الفاقی سے در مختار ص ۲۹۳ ، شرح وہبیانیہ سے
خرانہ ۱۱۷ مفتین قلمی ج ۱ کتاب السیر آخر فصل الغاظ الکفر، بزاہیہ ج ۳ ص ۳۳۱

الختار للفتوى في جنس هذه المسائل
ان القائل بمثل هذه المقالات ان کات
اساد الشتم ولا يعتقد کافر لا یکفر و ان
کان یعتقد کافر اخاطبه بهذا ابناء على
اعتقاده انه کافر یکفر ۳

اس قسم کے مسائل میں فتوے کے لئے مختار یہ ہے
کہ مسلمان کو اس طرح کا کوئی لفظ کہنے والا اگر صرف
دشنام دی کا را دہ کرے اور دل میں کافرنہ جانے
 تو کافرنہ ہو گا اور اگر اپنے مذہب کی رو سے اُسے کافر
سمجھتا ہے اس بناء پر یوں کہا تو کافر ہو جائے گا۔

در مختار : به یفتی ۴ اسی تفصیل پر فتویٰ ہے - پر ظاہر کہ یہ لوگ اپنے مذہب و اعتقاد کی رو سے مسلمانوں کو

لہ صحیح مسلم	کتاب الایمان	قدیمی کتب خانہ کراچی	۱/۵۶
۵۔ الحدیقة الندیۃ شرح طریقۃ محمدیۃ	النوع الرابع	مکتبہ نوریہ رضویہ فیصل آباد	۲/۲۳۶
۶۔ فتاویٰ ہندیۃ الباب التاسع فی احکام المرتدين	نورانی کتب خانہ پشاور		۲/۲۶۸
الحدیقة الندیۃ النوع الرابع من الانواع السیئ النز	مکتبہ نوریہ رضویہ فیصل آباد		۲/۲۳۶
شرح النقاۃ للبرجندي	کتاب الحدود	نوکشور لکھنؤ	۳/۶۸
رد المحتار	باب التعزیز	دار احیا الراث العربی بیروت	۳/۱۸۳
لہ در مختار	"	مطبع مجتبائی دہلی	۱/۳۲۶

مشرک کئے ہیں ان کا یہ عقیدہ ان کی کتب مثلاً تقویۃ الایمان و تنور العینین و تصانیف بھوپالی و غیرہ میں جا بجا مصرح تو حسب تصریحات مذکورہ فتحاے کرام ان پر لزوم کفر میں اصلاً کلام نہیں، باقی تفصیل ہمارے رسائل النبی الائیڈ و الکوبۃ الشہابیہ و حصہ اول مجلہ ششم العطا یا النبویہ فی الفتاوی الرضویہ میں ہے۔ لاجرم علماء کے سردار بقیۃ السلف عده الابرار خاتمة المحققین شیخ الاسلام و مسلمین زبدۃ الکبراء البلد الامین شیخنا و برکتنا و سیدنا و قد و تنا علامہ سید شریف احمد زینی دحلان مکی رضی اللہ تعالیٰ عنہ و عنہا و قد سنا بسرہ الملکی نے کتاب مستطاب الدرالسنیہ فی الرد علی الوبایہ میں کہ خاص اسی طائفہ کے رد میں تالیف فرمائی اور مطبع بہیہ مصر میں طبع ہوتی،

ان گراہوں کی نسبت تصریحی ارشاد فرمایا، ص ۲۶ :

هؤلاء الملاحدة المكفرة لل المسلمين یہ ملحد کافرے دین لوگ مسلمانوں کو کافرنے والے۔
ظاہر ہے کہ ملحد ایک فرقہ کفار ہے بلکہ جمیع فرقہ کفر کو شامل۔ رد المحتار ج ۳ ص ۳۵ رسالت

علام ابن کمال پاشا سے :

الملحد اوسع فرق الکفر جداً -

نیز علامہ سید شریف مددوح نے فرمایا، ص ۳۰ :

امر الشریف مسعود ان یناظر علماء الحرمین العلماء الذين بعثوهم فناظر دهم فوجدوهم ضحکة و مسخرة کھم مستنصرة فرت من قصورة و نظر دا لی عقائدہم فاذا هی مشتملة على کثير من الکفرات یہ بھڑک کے ہوئے گدھے کہ شیر سے بھاگے ہوں اور ان کے عقامہ کو غور فرمایا تو ان میں بہت باتیں وہ پائیں جن کا قال کافر ہے۔

ملحد تمام فرقہ کفار سے وسعت معنی میں زیادہ ہے۔

مکہ معنطلہ کے حاکم حضرت مسعود رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے علماء حرمین شرلفین کو حکم دیا کہ وہابیوں کے مولویوں سے جوان کے امام شیخ نجدی نے یہی سمجھے ہیں مناظہ کریں، علماء کرام نے ان ملوکوں سے مناظہ فرمایا تو انھیں پایا کہ نہ مسخرے بننے کے قابل ہیں جیسے بھڑک کے ہوئے گدھے کہ شیر سے بھاگے ہوں اور ان کے عقامہ کو غور فرمایا تو ان میں بہت باتیں وہ پائیں جن کا

اسی رسالہ مبارکہ میں ص ۳۲ سے ۳۵ تک بہت حدیثیں نقل فرمائیں جن میں اسی فرقہ وہابیہ کے خروج کی خبر آتی ہے اُن میں بھی جا بجا ان کے کافر اور دینِ اسلام سے میکسر خارج ہونے کی تصریح ہے اُس میں ان کے

ص ۳۸

مکتبہ دارالشفقت ترکی

۲۹۶ / ۳

باب المرتہ . دار احیاء التراث العربي بیروت

ص ۳۳ و ۳۴

مکتبہ دارالشفقت ترکی

معلم اول شیخ نجدی کی نسبت فرمایا ص ۲۳ :

فیهت الذی کفر لَه مَدْهُوشٌ ہو گیا کافر۔

بایکمہ اس میں شک نہیں کہ اس گروہ نا حق پڑھ پرہزادوں جس سے کفر لازم، اور جاہیر فہمائے کرام کی تصریحیں ان کے صریح کفر پر حاکم۔

نَسْأَلُ اللَّهَ تَعَالَى الْعَفْوُ وَالْعَافِيَةَ فِي الدِّينِ
عَافِيَةً كَا سُؤَالٍ كُرْتَنَيْتَ هِنَّ (ت)

تبیہ نہیہ : یہ حکم فقیہ متعلق بکلمات سفی تھا مگر اللہ تعالیٰ کی بے شمار رحمتیں ہمارے علمائے کرام عنظیماتے اسلام معظین کلمہ نَخْرُ الْأَنَامَ علیہ وَعَلِیْمُ الصَّلُوَةِ وَالسَّلَامُ پر کہ یہ کچھ دیکھتے وہ کچھ سخت و شدید ایذا میں پاتے اس طائفہ تالفہ کے پروپریو سے نا حق ناروا بات پر سچے مسلمانوں خالص شیعوں کی نسبت حکم کفر و شرک سُنْنَةَ ایسے ناپاک و غلیظ گالیاں کھاتے ہیں با اینہمہ نہ شدت غضب دامنِ احتیاط اُن کے ہاتھ سے چھڑاتی، نہ اُن نالائی ولایتی خاشتوں پر قوتِ انتقام حرکت میں آتی ہے، وہ اب تک یہی تحقیق فرمائے ہیں کہ لزوم والترام میں فرق ہے اقوال کا کلمہ کفر ہونا اور بات، اور قائل کو کافر مان لینا اور بات، ہم احتیاط برتنیں گے سکوت کریں گے جب تک ضعیف ساضعیف احتمال ملے گا حکم کفر جاری کرتے ڈریں گے، فقرہ غفران اللہ تعالیٰ نے اس مجھ کا قدرے بیان آخر سالہ سبْحَنَ السَّبُّوْحَ عَنْ حَدِيبَ كَذَبَ مَقْبُوحَ میں کیا اور وہاں بھی با آنکہ اس امام و طائفہ پر صرف ایک مسئلہ امکان کذب میں احتجز وہ سے لزوم کفر کا ثبوت دیا، حکم کفر سے کفت لسان ہی لیا۔

بایکمہ اس طائفہ حال فہ خصوصاً ان کے پیشووا کا حال مثل یزید پیدا علیہ ماعلیہ ہے کہ محتاطین نے اُس کی تکفیر سے سکوت پسند کیا، ہاں یزید مردی اور اُن کے امام عنید میں اتنا فرق ہے کہ اُس خبیث سے ظلم و فساد و فجور متواتر مگر کفر متواتر نہیں اور ان حضرت سے یہ سب کلمات کفر اعلیٰ درجہ تو اتر پر ہیں، چھرا گرچہ ہم براہ احتیاط تکفیر سے زبان روکیں اُن کے خسارہ بوار کو یہ کیا حکم ہے کہ جاہیر ائمہ کرام فہمائے اسلام کے نزدیک ان پر بوجوہ کثیرہ کفر لازم، وَالْعِيَادَةُ بِاللهِ الْقِيَوْمُ الدَّامَ - امام ابن حجر عسکری قو اطع میں فرماتے ہیں :

اَنَّهُ يَصِيرُ مُرْتَدًا عَلَى قَوْلِ جَمَاعَةٍ وَكَفِي بِهِذَا وَهُوَ اِيْكَ جَمَاعَتَ کَوْلِ پَرْمَدٍ ہو جائیگا اور یہ اس کے خسارہ اور کرشمی کو کافی ہے (ت)

اللہ عز وجل پناہ فے اور دینِ حق پر دُنیا سے اُٹھائے، آمین! والحمد لله رب العالمين، واللہ سب سخنہ و تعالیٰ اعلم و علمہ جل مجدہ اتم واحکم۔

الحمد لله جواب مفصل سے یہ چند سطور کا التقطام بعض نفائل زیادات کے غرہ جمادی الاخرہ روز جمعہ مبارکہ ۱۴۳۲ھ کو آغاز و انعام ہوا، بجا تے خود بھی اس باب میں کافی و وافی کلام ہوا، لہذا بلياً طنارتیخ ۱۴۳۲ھ سل السیوف الہتدیۃ علی کفریات بابا النجذیۃ نام ہوا، صلی اللہ تعالیٰ علی سیدنا و مولینا محمد وآلہ و صحیبہ اجمعین والحمد لله رب العالمین ہ

احتفی قادری برکاتی بریلوی
۱۴۳۰ھ
عبد المصطفیٰ احمد رضا خاں سنتی

کتب عبد المذنب احمد رضا بریلوی عقی عنہ
بمحمد المصطفیٰ النبی الائی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسَلَّمَ

مسالمہ از جی آئی پی ریلوے اسٹیشن بھوساول مسکولہ عبد الباسط ۱۴۳۹رمضان ۱۴۳۹ھ
مسلمانوں نے اتفاق کیا کہ جو مسلمان نمازن پڑھے گاؤہ برادری سے خارج سمجھا جائے کا اس پر چند افراد جو نماز روزہ حج زکوٰۃ کے پابند نہ ہوں عالم کے سمجھانے پر بھی نہ مانیں اور کہیں کہ پہلے شرابوں اور زانیوں کو برادری سے خارج کرنا یہ ضرور اور فرض ہے سو اس کے نصیحت کرنے والے عالم کو کہیں کہ تم جھوٹے ہو اور تم پر خدا کی لعنت ہے حالانکہ وہ عالم ان کا امام ہے تو ایسے بے نمازوں کو ابھارنے اور بحراں دینے والے اور با وجود تاکید عالم کو جھوٹا اور لعنی بنانے والے مسلمان (بے نمازوں) کو شرع شریف کے موافق کیا تنبیہ ہونی چاہئے، ایسا کہنے والے ایمان سے خارج ہو چکے اور انھیں تجدید ایمان اور تجدید تکاچ کرنا ضرور ہے یا نہیں؟ اگر ایسے اشخاص اپنی بات رکھنے کے لئے نادانی سے یا مغوری سے استفصال

علہ قال الصاحب جمال الدین بن مطر وحید: الصاحب (جمال الدين بن مطر وحید) نے کہا:
اگر تم حارا بابا اس پر راضی ہے تو بسا اوقات کھوٹا بھی کھری آواز دیتا ہے۔
اور کسی دوسرے نے کہا:

تم حارے بابا نے کسی مامور کا قصد کیا تو پیاںوں نے اس کا اندازہ غلط کر دیا۔
دونوں شرفات الوفیات کے حرف بامیں اس نے نقل کئے امنہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ (ت)

ان کان بابا کم بذار اضیاء

فرب غش قداتی من تصیح

وقال غیرہ: ۷

وسا مر بابا هم ماموسا
فاخلفت ظتہ المقادیر
نقلہما في حرف الباء من فوات الوفیات ۱۴۳۶منہ
رحمی اللہ تعالیٰ عنہ - (م)